بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحرير
ولایہ پاکستان

ہفتہ، 12 شعبان، 1439ھ | 28/04/2018 | نمبر: PR18030

بجٹ 19-2018 خلافت کی ضرورت کو ثابت کرتا ہے:

استعماری سرمایہ دارانہ نظام کے تحت ایک اور بجٹ صرف ہماری معاشی مشکلات میں اضافہ ہی کرے گا

کل بروز جمعہ 27 اپریل 2018 کو پاکستان مسلم لیگ-ن کی حکومت نے مالیاتی سال 19-2018 کا بجٹ پیش کیا جو اس حکومت کا آخری بجٹ ہے۔ بجٹ کے مواد اور اس سے متعلق ہونے والی سیاست سے یہ بالکل واضح ہے کہ پاکستان کی حکمران اشرافیہ فکری طور پر دیوالیہ ہے۔ ایک طرف حکومت نے ووٹ جیتنے کے لیے کچھ ٹیکسوں میں کٹوتی کی لیکن اس کے ساتھ ہی پیٹرولیم کی مصنوعات پر لگائے جانے والے بل واسطہ ٹیکسوں کے ذریعے ٹیکس میں زبردست اضافہ بھی کر دیا جو بجلی کی قیمت اور اشیاء کی نقل و حمل کی لاگت میں اضافے کا سبب بنے گا۔ اور دوسری جانب کسی نظریاتی متبادل سے محروم حزب اختلاف نے اپنی توجہ اس بات پر مرکوز رکھی کہ ایک غیر منتخب وزیر پورے سال کا بجٹ پیش کر رہا ہے جبکہ اس کی حکومت کی میعاد ایک مہینے بعد ختم ہو رہی ہے۔ حکمران اور حزب اختلاف دونوں ہی کبھی بھی پاکستان کی معاشی مشکلات کو ختم نہیں کر سکتے کیونکہ یہ دونوں ہی سرمایہ دارانہ نظام کے داعی اور وفادار ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام نے اس بات کو یقینی بنایا ہوا ہے کہ وفاقی محاصل کا 28.6 فیصد قرضوں اور اس پر سود کی ادائیگی میں خرچ ہو جائیں گے۔ لہٰذا استعماری مالیاتی اداروں کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے پاکستان کی معیشت کا خون نچوڑا جا رہا ہے اور ان اداروں کی جانب سے عائد کی گئی ایسی شرائط پر عمل کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں پاکستان کبھی بھی سرمایہ دارانہ استعماری طاقتوں کے چنگل سے نکل ہی نہ سکے۔ اس سرمایہ درانہ نظام نے پاکستان کی کرنسی کو ڈالر کے ساتھ منسلک کیا ہوا ہے جس کے ذریعے مقامی پیداواری شعبوں کو برآمدات پر توجہ مرکوز کرنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تاکہ زرمبادلہ کمایا جائے اور اس طرح مقامی وسائل کو بیرونی مارکیٹوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ سرمایہ داریت میں نجکاری کے ذریعے نجی کمپنیوں کو ایسی صنعتوں کی ملکیت دے دی جاتی ہے جہاں بھاری سرمایہ کاری درکار ہوتی ہے جیسا کہ بڑے پیمانے پر تعمیرات، بھاری صنعتیں، معدنیات اور توانائی کے شعبے۔ اس طرح ریاست کے خزانے کو ان بھاری وسائل سے محروم کر دیا جاتا ہے جو ان شعبوں کی پیداوار ہیں اور جنہیں لوگوں کے امور کی دیکھ بھال کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ استعماری کمپنیاں بھی ہیں جو اب پاکستان کے اہم وسائل اور اثاثوں کی مالک بن گئی ہیں جو کہ بذات خود ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ وفاقی طرز کا نظام حکومت بھی پاکستان کی معاشی مشکلات میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ یہ برطانوی راج کا چھوڑا ہوا نظام ہے جہاں سیاسی طاقت کے مراکز مراعات یافتہ جبکہ دوسرے علاقے محروم ہیں۔ وفاقی محاصل میں سے صوبوں کو فراہم کیے جانے والے وسائل مسلسل صوبوں اور مرکز کی سیاسی حکومتوں کے درمیان کھینچاتانی اور تناؤ کا باعث بنتے ہیں۔ لہٰذا جنوبی پنجاب کے مسلمان شمالی پنجاب کے مقابلے میں پیچھے ہیں جو کہ پاکستان مسلم لیگ-ن کا گڑھ ہے۔ سندھ کے مسلمان صاف پانی، صفائی اور بجلی سے محروم ہیں۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے مسلمانوں کی اکثریت معیاری تعلیم، صحت اور روزگار کے مواقعوں سے محروم ہے جبکہ ان کے صوبائی دارالحکومت بس تھوڑے سے ہی بہتر ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو! موجودہ نظام اور اس کے تحت پیش کیے جانے والے کسی بھی بجٹ سے کوئی امید نہیں لگائی جاسکتی۔ یہ انسانوں کا بنایا ہوا نظام ہے جو استعماری طاقتوں کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ پاکستان کی معیشت کو اپنی گرفت میں رکھیں تا کہ پاکستان اپنی صلاحیت کے مطابق کبھی ترقی نہ کر سکے۔ ہمیں لازمی اپنے دین کی جانب رجوع کرنا ہے تا کہ ہم اپنی خوشحالی اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضا کے حصول کو یقینی بنا سکیں۔ یہ ہمارا دین ہے جس کے پاس ایک منفرد معاشی زاویہ ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شہریوں پر ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ ڈالے بغیر ریاست کے لیے زیادہ سے زیادہ محاصل حاصل کیے جائیں۔ اسلام منفرد طریقے سے اثاثوں کی ملکیت کو تین اقسام میں تقسیم کرتا ہے: نجی ملکیت، ریاستی ملکیت اور عوامی ملکیت۔ توانائی کے وسائل جیسا کہ تیل، گیس اور بجلی کو اسلام نے عوامی ملکیت قرار دیا ہے۔ عوامی اثاثوں کی نہ تو نجکاری کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اسے ریاستی ملکیت میں لیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ان سے حاصل ہونے والے زبردست محاصل کو ریاست کی نگرانی میں لازمی لوگوں کے امور پر ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ کمپنی ڈھانچے سے متعلق اسلام کے احکام نجی کمپنیوں کی مالیاتی استعداد کو محدود کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ معیشت کے ان شعبوں میں مرکزی کردار ادا نہیں کر سکتیں جہاں بہت زیادہ سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ ریلویز، ایوی ایشن، ٹیلی کمیونیکیشن وغیرہ۔ لہٰذا ریاست ان شعبوں میں بڑا کردار ادا کرتی ہے اور ریاست کے خزانے کے لیے بڑے پیمانے پر محاصل حاصل کرتی ہے۔ اسلام نے سونے اور چاندی کو ہی کرنسی قرار دیا ہے جن کی اپنی ایک قدر اور قیمت ہوتی ہے اور اس طرح بین الاقوامی تجارت اور مقامی قیمتوں میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اسلام لازمی قرار دیتا ہے کہ ریاست کا ایک ہی مرکزی ڈھانچہ ہو جہاں تمام علاقوں پر والیوں اور عاملوں کے ذریعے خلیفہ کا ہی اقتدار اور اختیار ہو۔ مختلف علاقوں کے لیے وسائل مجلس امت اور ولایہ کونسلز کی مشاورت سے ان کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر مختص کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ کونسلز مشاورتی ڈھانچے ہیں اور اختیار صرف خلیفہ کا ہی ہوتا ہے اس لیے سیاسی کھینچاتانی اور اندرونی لڑائی نہیں ہوتی ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! ناکام سرمایہ دارانہ نظام کو مسترد کر دیں جس نے ایک بار پھر ایک ایسا بجٹ پیش کیا ہے جو ہماری مشکلات میں اضافہ ہی کرے گا۔ ہم پر یہ بات واضح ہو جانی چاہیے کہ انتخابات کے بعد جو بھی اس نظام میں داخل ہو گا اس کو استعماری طاقتوں کی جانب سے یہی ذمہ داری دی جائے گی کہ وہ پاکستان کی ڈوبتی معیشت میں مزید سوراخ کرے۔ اور پھر ان کے اقتدار کے کچھ ہی عرصے بعد ہم انہیں بھی کوس رہے ہوں گے۔ ہمیں ایک بار پھر ڈسے جانے سے بچنا چاہیے اور نبوت کے منہج پر خلافت کے قیام کی جدوجہد میں پوری سنجیدگی کے ساتھ حزب التحریر کا ساتھ دینا چاہیے۔ اسلام پر سختی سے عمل کر کے خلافت نے صدیوں تک مسلم علاقوں میں مسلمانوں کے معاشی مفادات کی بہترین طریقے سے نگہبانی کی تھی۔ تو آئیں انسانوں کے بنائے ہوئے نظام سے منہ موڑ لیں اور اللہ سبحانہ وتعالی کے احکامات پر مبنی حکمرانی کی جانب ایک بار پھر لوٹ جائیں۔

أَلاَ يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

"بھلا جس (اللہ) نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا اور (ہر چیز سے) آگاہ ہے" (الملک:14)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس